

دَارُ الْحِصَابِ الْمُهُودِ

ام اہلسنت اعلیٰ حضرت احمد رضا قادری

Marfat.com

الْعُرْبِيَّةُ مُعَطَّلٌ فِي زَمَنٍ لَّكُوْنَتِ الْأَفْطَارُ

۱۳

۱۲

عوام و خواص کے لیے نادر تھے

اِفْطَارُ کُمْ عَلَيْكُمْ جَانِ؟

ام اہل سنت اعلیٰ حضرت احمد صداق قادری

دَارُ الرِّضَا الْاهْوَى

E-Mail: muslimkitabevi@pakistanmail.com

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُ رَبُّ الْجَنَّاتِ
خَلَقَهُ مِنْ نَارٍ
عِبَادُهُ مِنْ حَمَّامٍ

موضوع: افطاری کی دعا کب پڑھی جائے؟
کتاب: الْعُرُوسُ الْمُعْطَارُ فِي زَمِنِ دَعَوَتِ الْأَفْطَارِ
مصنف: امام اہلسنت اعلیٰ حضرت احمد رضا
 قادری رحمۃ اللہ الباری
مفتی نظیور احمد حبیبی
م شعبان معظم ۱۳۲۱ھ
۲ نومبر ۲۰۰۰ء
ترجمہ و تحریک: مفتی نظیور احمد حبیبی
اشاعت: ۱۳۲۱ھ
صفحات: ۳۲
تعداد: ۵۰۰
ناشر: دارالرضا لاہور
قیمت: بارہ روپے صرف

ملنے کا پتا

مُسْكَنُكِتابَویٰ دربار مارکیٹ گنج خش روڈ لاہور
فون: ۰۴۲۵۶۰۵

حُرْفِ آعاز

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ متوفی نومبر ۱۹۲۱ء کی خدمت میں ایک استفتاء پیش ہوا جو کہ کئی سوالات پر مشتمل تھا۔ ان کے ثانی جوابات سے نوازتے ہوئے امام اہل سنت نے جو جواب ہر بچہرے ہے، وہ آپ کے علمی کمالات و فلمی کرامات کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ آپ نے اپنے جواب میں علم نخوا اور علم معانی کو بھی خوب بیان فرمایا ہے خصوصاً لفظ عنده کی عمدہ تحقیق رقم فرمائی ہے اور مرکزی مسئلہ کہ مشہور دعا، افطار اللہ ہے لائی صہمت الخ کا موقع افطار کے متصل بعد ہے یا افطار سے پہلے ہے؟ امام اہل سنت نے اپنے مخصوص علمی اندازی پر یہ ثابت فرمایا ہے کہ غروب شمس کا پتہ چلنے کے فوراً بعد (بسم اللہ تشریف پڑھ کر) روزہ افطار کیا جائے اور یہ مشہور دعا افطار کے بعد کی ہے۔

رسالہ کے آخر میں امام اہل سنت علیہ الرحمۃ کا ارشاد گرامی "أَمِيدَ كَرْتَابَهُ" کہ یہ تحقیق و تفصیل اس تحریر کے غیر میں نہ ملے، بالکل درست اور بحق ہے بلکہ اگر یوں کہا جائے کہ یہ مسئلہ عوام تو کیا

خواص سب کے لیے بھی نادر تحریر ہے، تو بجا ہو گا۔

**جَزَاكُ اللَّهُ تَعَالَى خَيْرَ الْجَزَاءِ وَاحْسُنِ الْجَزَاءِ
آمِين بجاه طہ یسین صلی اللہ علیہ وسلم**

ظہور احمد جلالی

دارالعلوم محمدیہ اہل سنت مانگامنڈی لاہور

۱۱ رمضان المبارک ۱۴۲۷ھ

۳۰ دسمبر ۱۹۹۹ء

إفطاری کی دعا

حضرت آنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب

روزہ افطار فرمائیتے تو یہ فرماتے:

**بِسْمِ اللَّهِ أَللَّهُمَّ لَكَ صَمَدْتُ
وَعَلَى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ**

(العروس المعطار ص ۲۶ نحوالہ طبرانی شریف)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰيْهِ وَسَلِّمْ

مُسْلِم

از بنارس محلہ پر کنڈہ، مرسلہ مولوی محمد عبد الحمید صاحب پانی پتی
چشتی فریدی ۱۵ ار مضاف المبارک ۱۳۱۴ھ۔
ہمارے علماء حبیم الغفار وابقا ہم الی یوم القرار اس میں کیا فرماتے
ہیں کہ دعائے افطار روزہ

اللّٰهُمَّ لَكَ صُمُّتُ وَعَلٰى اے اللّٰہ میں نے تیرے لیے روزہ
رِزْقِكَ افطَرْتُ۔ رکھا اور تیرے زرق سے افطار کیا۔ (ترجمہ)
کو بعض علماء تو فرماتے ہیں کہ قبل افطار کیے، چنانچہ رسالہ تَبَّاعِيْهُ الْفَامِ
فِي آدَابِ الصِّيَامِ میں ہے اور قبل افطار کے یہ پڑھنا اللّٰهُمَّ لَكَ
صُمُّتُ اَنْخَى سنت ہے، انتہی۔ اور بعض فرماتے ہیں کہ بعد افطار کیے، چنانچہ
رسالہ مفتاح الجنة، مؤلفہ مولانا مولوی کرامت علی جو نیپوری مرحوم
میں ہے اور افطار کے وقت سنت ہے کہ کہے اللّٰهُمَّ لَكَ صُمُّتُ اَنْخَى
انتہی۔ اور کتاب جواہر الأحكام تصنیف مولوی عبد اللہ معروف بمستان شاہ
میسوری میں نقلًا عن الکفاۃ ہے مسئلہ، وقت افطار سنت وہی ہے کہ
وقت افطار یہ دعا کیے، اللّٰهُمَّ صُمُّتُ اَنْخَى، انتہی اور رسالہ

لے رانخ، یہ الی آخر ہ کا مخفف ہے اس کا مطلب ہے اس کے آخر تک پوری دعا۔

خیز کلام فی مسائل الصیام م مؤلفہ جناب مولانا مولوی محمد عبدالحکیم مرحوم لکھنؤی
میں ہے۔ وقتِ افطار سنت آئست کہ گوئی۔ اور روزہ دار کو چاہیے کہ روزہ افطار
کرنے کے وقتِ مندرجہ ذیل دعا پڑھے : **اللَّهُمَّ لَكَ صُمُتُ اَنْجَنْتُ** انج، انتہی، اور
نور الہدیہ ترجمہ اردو، شرح و قایہ مؤلفہ مولوی وحید الزماں میں ہے اور
جس وقت افطا کر رے کہے :

اللَّهُمَّ لَكَ صُمُتُ یعنی اے اللہ تیرے ہی وسطے میں نے
وَعَلَى رِزْقِكَ افْطَرْتُ. روزہ رکھا تھا اور تیرے رزق پر
افطا کر رہا ہوں۔

روایت کیا اس کو ابو واؤ دنے کے ایسا ہی کرتے تھے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم، انتہی اور رسائلِ ارکان اربعہ مؤلفہ مولانا و مفتی ماجناب مولوی
عبد العلی بصری العلوم کے رسالہ صوم میں ہے۔

وَيَنْبُغِي أَنْ يَقُولَ عِنْدَ الْأَفْطَارِ **اللَّهُمَّ لَكَ صُمُتُ وَعَلَى**
رِزْقِكَ افْطَرْتُ لِمَا عَنْ معاذِ بْنِ زَهْرَةَ قَالَ
بلغنی ان رسول اللہ کان اذا افطر قال **اللَّهُمَّ**
لَكَ صُمُتُ وَعَلَى رِزْقِكَ افْطَرْتُ رواه ابو داؤد، انتہی)
ترجمہ : اے اللہ میں نے تیری رضا و خوشنودی حاصل کرنے کے لیے
روزہ رکھا ہے اور تیرے ہی رزق پر افطا کر رہا ہوں۔ چنانچہ سیدنا
حضرت معاذ بن زہرہ کہتے ہیں کہ مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ حضور

۱۔ افطا کے وقت سنت یہ ہے کہ یہ دعا پڑھے (مترجم)
۲۔ روزہ دار کو افطا ری کے وقت یہ کہنا چاہیے (مترجم)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب روزہ افطار فرماتے تو آپ یوں دعا فرماتے اے اللہ میں نے تیرے لیے روزہ رکھا اور تیرے رزق پر افطار کر رہا ہوں۔

اور رسالہ تعلیم القیام میں ہے معاذ بن زہرہ نے کہا حضرت وقت افطار کے یوں کہتے تھے، **اللّٰهُمَّ لَكَ صُمُتْ وَ عَلٰى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ** رواہ ابو داؤد مرسلاً اور شیخ عبد الحق قدس سرہ کی مدارج النبوت میں ہے وذر وقت افطار فرمودے **اللّٰهُمَّ لَكَ صُمُتْ اَنْخَ انتہی.**

اور انہیں کی **أشْعَةُ اللمعات** کی حدیث معاذ بن زہرہ کے ترجمہ میں ہے: بُوْدَأَنْخَرْتَ چوں افطار میکردمی گفت، **اللّٰهُمَّ لَكَ صُمُتْ خَدَوْنَدَابْرَا** رضائے تو روزہ داشتہ ام و علی رزقک افطرت و بر فزی تو کہ رسانیدہ می کشاد مرموزہ را انتہی۔

اور بعض کہتے ہیں کہ اس دعا کو بعد افطار کہے چنانچہ منظارہ الحق ترجمہ اردو مشکوٰۃ مؤلفہ جناب مولوی قطب الدین دہلوی میں ہے ابن ملک نے کہا ہے کہ حضرت ان کلمات رعنی **اللّٰهُمَّ لَكَ صُمُتْ اَنْخَ** کو بعد افطار کہتے تھے، انتہی۔ تو ان قولوں میں صحیح قول کو نہیں ہے اور نیز اس میں کہ وقت افطار سے مراد قبل افطار ہے اور پہلے قول اور اس قول کا مآل واحد ہے یا بعد افطار اور پچھلے قول اور اس قول کا مآل واحد ہے اور نیز اس میں کہ فقط افطرت کا ترجمہ افطار کرتا ہوں میں جیسا کہ مؤلف نور الہدایۃ ترجمہ اردو شرح وقایہ نے کیا ہے صحیح ہے، یا افطار کیا میں نے، جیسا کہ شیخ

لَهُ آقَائُ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب روزہ افطار کرتے تو یہ دعا پڑھتے اے اللہ میں نے تیری رضا کے لیے روزہ رکھا اور تیرے دیئے ہوئے رزق سے روزہ افطار کیا (ترجمہ)

قدس سرہ نے اشعة اللمعات میں کیا ہے صحیح ہے؟ اور نیز اس میں کہ بر تقدیر صحت ترجیبہ ثانی کے اس دعا کا بعد افطار ہونا ثابت ہوا یا نہیں؟ اور نیز اس میں کہ زید تو کہتا ہے کہ حدیث کے لفظ اِذَا اَفْطَرَ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ صُمُتْ النَّحْ میں اذا حرف شرط ہے، افطر جملہ فعلیہ شرط ہے قال اپنے ضمیر فاعل مُسْتَتِرٌ اور اللَّهُمَّ لَكَ النَّحْ مقولہ کے ساتھ جزا ہے اور عمر تو کہتا ہے اذا حرف شرط افطر شرط اور فقد قال جزا، لیس یہ کلام تو تمام ہو چکا۔ اب اللَّهُمَّ لَكَ صُمُتْ مکمل دعا انخ۔ ایک دوسرے کلام ہے قال سے اس کو کوئی تعلق نہیں تو دونوں میں صحیح قول کس کا ہے؟ اور نیز اس میں زید تو کہتا ہے کہ اللَّهُمَّ لَكَ صُمُتْ انخ دعا ہے اور عمر تو کہتا ہے نہیں کیونکہ دعا تو وہ کلام ہوتا ہے جو کہ متضمن مضامون طلب ہوا اور یہ ایسا نہیں تو دعا بھی نہیں تو دونوں میں صحیح قول کس کا ہے؟ اور نیز اس میں کہ لفظ عند ظرف ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو ظرف زمان معنی وقت ہے یا ظرف مکان معنی نزدیک اور پاس کے؟ اور نیز اس میں کہ مولانا بحر العلوم مرعوم کے قول وینبغي ان يقول عند الا فطار کا ترجیبہ اور لا اوق ہے کہ یہ کہے وقت افطار کے کرنا چاہیے یا اور لا اوق ہے یہ کہ کہے نزدیک افطار کے کرنا چاہیے۔ بَلِّنُوا وَ تُؤْجِرُوا۔

الجواب

أَقُولُ بِوْبَالِ اللَّهِ التَّوْفِيقِ وَبِهِ الْوَصْوَلُ إِلَى ذِرْمَى التَّحْقِيقِ مَقْضَانَهُ
وَلِلْيَهُ يَبْلُغُ كَمْ يَهُ دُعَارُ رُوزَهُ افْطَارَ كَرْكَهُ كَمْ يَهُ پُرَصَهُ.

أَوْلَوْ : حَدِيثٌ مَذْكُورٌ أَبِي دَاؤُودَ، كَمْ أَبْنَى السَّنَى نَهَى كَتَابُ عَمَلِ الْيَوْمِ
وَاللَّيْلَهُ، أَوْ رِبِيْقَهُ نَهَى شَعْبَ الْإِيمَانَ مِنْ يَوْمِ رِوَايَتِ كَيْ

عَنْ مَعَاذِبِنَ نَهَرَةٍ حَضْرَتْ مَعَاذِبِنَ زَهْرَهُ فَرِمَاتَهُ مِنْ كَهْنُور
قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ أَكْرَمُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبَ رُوزَهُ افْطَارَ فَرِمَالِيَهُ
صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوكِهَتَهُ تَامَّ تَعْرِيفِينَ اللَّهُ تَعَالَى كَيْ لَيْهُ
اَذَا افْطَرَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ هُنَّ جَبَنَ نَهَى مَيْرَى مَدْفَرَمَانِيَ تُومِيَ
الَّذِي اعْنَتَنِي فَصَمَتْ نَهَى رُوزَهُ رَكْهَهُ أَوْ رَجَبَهُ زَرْقَ عَطَ
وَرْزَقَ فَافْطَرَتْ .

أَوْ رِنَيزِ أَبْنَى السَّنَى نَهَى كَتَابَ مَذْكُورَ أَوْ رَطْبَرَنِيَ نَهَى مَعْجَمَ كَبِيرَ أَوْ رَادَّ قَطْنَى نَهَى
سُنَنَ مِنْ مَوْصُولَأَيُونَ تَخْرِيجَ كَيْ :

عَنْ أَبْنَى عَبَاسَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَذَا
اَفْطَرَ قَالَ اللَّهُمَّ إِنَّكَ

حَضْرَتْ أَبْنَى عَبَاسَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا سَهَرَهُ سَهَرَهُ
وَهُنَّ كَهَتَهُ مِنْ كَيْ جَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُوزَهُ افْطَارَ
فَرِمَالِيَهُ تُوكِهَتَهُ اَيَّهُ اللَّهُمَّ نَهَى

لَهُ دَلِيلَ كَاتِقَاضَاهُ يَهُ هَيْ .

صمت وعلی رزقك تیرے یے روزہ رکھا اور تیرے
افطرت فقبل منا رزق سے افطار کیا پس تو اس
انک انت السمع العلیم۔ کوہاری طرف سے قبول فرم
بیشک تو بڑا سننے والا اور جاننے والا ہے۔

ونیز حدیث ابی داؤد ونسائی ودارقطنی وحاکم وغیرہم،
عن ابن عہر رضی اہلہ حضرت عبد اللہ بن عمر
رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال کان تعالیٰ عنہما قال
النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذَا افطَر
قال ذهب الظُّمَاءِ وابتلت العروف وثبت الاجر
ان شاء اللہ تعالیٰ۔
کا اجر و ثواب ثابت ہو گیا۔

ان سب کام مفادِ صریح یہی ہے افطر شرط اور قال کہ اس کی
جز امجد قول کہ مقوٹے سے محرر کر لیا جائے ۲ صلاحیت و قوع ہی نہیں
رکھتا۔ ترتیب کہ لازم جزاً ایت ہے کہاں سے آئے گا؛ اللہ ہواخ کو
کلام مستانف قرار دینا ایک ایسی بات ہے کہ شرح مأته عامل خواں بھی
قبول نہ کرے گا اور جزاً شرط سے مقدمہ نہیں ہوتی۔

بل یعقیہ ویترتب علیہ بلکہ جزاً شرط کے بعد آتی ہے

لہ ظاہر فائدہ ۳ ہے کہی ہوئی بات ۳ ہے جُدا اور خالی ۳ ہے جزاً واقع ہونے
کی صلاحیت ۵ ہے نیا کلام (مترجم)

کمالاً بخفی علی کل اور اس پر مرتب ہوتی ہے من لہ ادنی مسکتے۔ جیسا کہ یہ بات ان لوگوں پر مخفی نہیں جنہیں علم سے تھوڑا سا بھی لگاؤ ہے۔

اور مقاشرتِ حقیقیہ یہاں معقول نہیں کہ عین وقتِ افطار بالا کل و اشرب یعنی جس وقت کوئی مطعم حلق سے آتا راجائے۔ عادۃ خاص اس حالت میں قرأت نامتیسر لا جرم تعقیب مراد ہو، وہ مقصود ہاں افطا بالجماع میں اقتراں حقیقی متصوّر مگر وہ یہاں قطعاً مراد نہیں کمالاً بخضی نہیں سے واضح ہوا کہ قولِ ثانی و ثالث کا مآل ایک ہی ہے اور نکتہ تعبیر شارع بعدیت متصل ہے کہ بلفظ بعدیت منفصلہ کو بھی شامل اور وہ خلاف مقصود ہے لہذا بلفظ وقت تعبیر کے کہ نافی انفصالت ہو گا، ہنکام استحالہ مقاشرہ اگرچہ معاقبہ تقدم و تاخذ و نوں کو متناول ہو مگر حالت مجازات مانع تقدم ہے والہذا جہاں خارج سے تقدم معلوم شرط میں تاویل ارادہ وغیرہ معمول۔

کما فی قوله عز وجل جس طرح اللہ کا فرمان ہے جب **اذ أقيمت الصلوة** تم نماز پڑھنے کے لیے ارادہ کرو **فاغسلوا وجوهكم و في** (تو نماز ادا کرنے سے پہلے) اپنے چہرے

۱۔ حقیقی طور پر ملے ہوئے ہونا لہ کھائی جانے والی چیز ۳ ہے یقیناً ۳ ہے دُعا کا افطاری کے بعد ۵ ہے حقیقی طور پر ملا ہوا ہونا ۶ ہے جُدائی کے منافی ہو ۷ ہے جس وقت افطار اور دُعا میں ملا ہوا ہونا محال ہو۔

۸ ہے ایک کا پہلے اور دوسرے کے بعد میں ہونا ۹ ہے شامل ہو (ترجمہ)

حدیث کا ن رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
اذ ادخل الخلاء قال
اللهم عانی اعوذ بک
من الخبرة والخیاثة رواه
الوئمه احمد والسنۃ
عن النسیر بن مالک رضی
اللہ تعالیٰ عنہ اما همہ
نحمل افطر علی الامرۃ
عدول عن الحقيقة من
دوں حاجہ تحمل علیہ
ولاد صارف ید عواليہ
فلو یفعل ولیقبل۔

دھلو، اور ایک حدیث پاک
میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم جب بیت الخلاء میں
تشریف لیجانے لگتے تو آپ یوں فرمائے
فرماتے اے اللہ میں تیری پناہ
پکڑتا ہوں خبث اور خیاثت
سے۔ اس حدیث پاک کو ائمہ
کرام حضرت امام احمد بن
حنبل اور اصحاب صحابہ سترہ
نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے
لیکن اس مقام پر افطر کو ارادہ
پر محمل کرنا حقیقت سے عدول
ہے کسی ایسی وجہ کے بغیر جس کو اسے حمل کیا جائے اور نہ ہی حقیقتی
معنی سے پھرنے والا کوئی سبب موجود ہے لہذا ایسا نہیں کیا
جائے گا اور نہ ہی قابل قبول ہو گا۔ (جلاتی)

ثانیاً: ان ادعیہ میں افطرت، افطرنا، ذهب النطام ابتلت
العروق سب صیغہ ماضی ہیں اور افطر باللغظ متصور نہیں کہ مثل عقود
الشروع مقصود ہو۔ لا تجزم اخبار متبعین تو تقدیم علی الافطار میں یہ سب

بھی اتنے کا ب تجوہ کے محتاج ہوں گے کہ خلاف اصل ہے۔
 والنصوص یجب حلها نصوص کے بارے میں ایک
 علی ظواہرہا مالع طے شدہ فیصلہ یہ ہے کہ ان کو ان
 تمس الحاجة و این الحاجة کے ظاہری معنی پر چھوڑا جائے
 جب تک کہ شدید ضرورت نہ ہو اور وہ ضرورت کہاں موجود ہے؟
 رسول یہ ہے کہ یہاں حاجت کو نسی ہے کہ معنی افطار کرتا ہوں کیا
 جائے تو اس کا مطلب یہ ہو گا کہ بغیر کسی وجہ کے حقیقت سے عدول
 کیا گیا ہے (مترجم)

یہاں سے بھی ظاہر ہوا کہ ترجمہ حضرت شیخ محقق نور اللہ مرقدہ الشلف
 ہی صحیح ہے اور افطار کرتا ہوں میں بلا وجہ حقیقت سے عدول قیبح - طرفہ
 یہ کہ اب بھی حاجت تجوہ باقی۔

لما قد من من امتناع	کیونکہ اس سے پہلے ہم بتا چکے ہیں
المقارنة فلا بد من	کہ مقارنة ممنوع ہے یعنی دعا اور
تاویل الحال بالاستقبال	افطار کو ملاد دینا۔ دعا کرنے کے
او الا فطار بالاملادة.	ساتھ ہی افطار کر دینا لازمی طور پر

لہ ان دعاؤں میں افطرت، افطرنا، ذهب، النظاء، ابتلت العرق
 سب ماضی کے صیغہ ہیں ان میں عصود (ربع و شرار وغیرہ) کی طرح انسان دنئے طور
 پر انہمار مقصود ہے یقیناً یہاں افطاری کی خبر دینا مستعین ہو گا۔ اگر دعا پہلے
 اور افطاری بعد میں ہو تو ان تمام الفاظ میں مجازی معنی مراد لینا ہوں گے جو کہ
 اصل کے خلاف ہیں۔ (مترجم)

فعل حال کو فعل مستقبل میں تبدیل کرنا پڑے گا نیز افطار سے مراد روزہ افطار کرنے نہیں ہو گا بلکہ روزہ افطار کرنے کی نیت مراد ہو گی۔

ثالثاً: مرسل ابن السنی و بیہقی میں لفظ الحمد لله اور مؤیدہ

تا خیر کہ محمد بعد اکمل معہود ہے جس طرح قبل اکمل تسمیہ۔
رابعاً: یہ توزٹا ہر ہے اور شاید مدعی تقدیم کو ہمی مسلم ہو کہ یہ دعائیں دن میں پڑھ لینے کی نہیں کہ ہنوز وقت افطار بھی نہ آیا، اب اگر عمر و بعد غروب شمس یہ دعائیں پڑھ کر افطار کرے اور زید بعد غروب فوراً افطار کر کے پڑھے تو دیکھنا چاہیے کہ ان میں کس کا فعل اللہ عز وجل کو زیادہ محبوب ہے حدیث شاہد عدل ہے کہ فعل زید زیادہ پسند حضرت جل و علا ہے کہ رب العزة تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے :

ان أحَبَّ عبادِي إِلَيَّ میرے نزدیک میرے بندوں

أعجلُهُمْ فطرًا - رواة میں سے سب سے زیادہ محبوب

الدمام احمد والترمذی بندہ وہ ہے جو روزہ جلدی افطار

وحسنہ وابنا خزینۃ کرتا ہے لاس حدیث کو امام احمد

وحسنه وابنا خزینۃ اور ترمذی نے روایت کیا ہے اور

ابی هریثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسالم عن

اس کو خسن قرار دیا ہے نیز ابن جبان

اور ابن خزینہ نے اپنی اپنی صحیح چھڑ

ابوہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مروی ہے۔

لہ تا خیر کی تائید کرنے والے ۳ہ کھانا کھانے کے بعد الحمد للہ کہنے کا طریقہ جاری ہے ۳ہ اللہم اذی لک صمٹ کو پلے پڑھنے کا دعویٰ کرنیوالے ۳ہ ابھی تک۔

ربہ تعالیٰ و تقدیس۔ رہوں نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مُنا حضور نے مُصلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ذکر فرمایا۔ (مترجم) شک نہیں کہ صورتِ مذکورہ میں زید کا افطار جلد تر ہوا، تو سچی طریقہ زیادہ پسند و مرضی رب اکبر ہوا جل جلالہ، و عم نوالہ۔

یہ دوسرامؤید ہے اس کا کہ وقتِ الافطار اور بعدِ الافطار کا مال و احمد ہے کہ جب افطار غروب شمس سے ہو تو احتب افضل اور مقاشرتِ افطار و دعائنا میسر اور پیش از غروب وقتِ افطار معصوم ہو تو وہی صورت بُعدیت متصلہ ہی مقصود و مفہوم ہے

خامساً: فعلِ اقدس حضور پر نور سید الرسل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بتلے والے بھی اُسی کا انکار کرتے ہیں۔ عادت کر رہی تھی کہ غروب کے قریب کسی کو حکم فرماتے کہ بلندی پر جا کر آفتاب کو دیکھتا رہے۔ وہ نظر کرتا ہوتا اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کی خبر کے منتظر ہوتے۔ ادھر اس نے عرض کی کہ سورج ڈوبا، ادھر حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خرماً و عنیرہ تناول فرمایا۔

الى اکھ و صححه عن سهل بن سعد
او طبراني نے حضرت ابو درداء رضي
الله عنہ سے وہ فرمائیں کہ حضور صلی اللہ
علیہ وسلم جب روزہ سے سوچتے تو اپ ایک

سہل بن سعد والطبرانی
فی الکبیر عن ابی الدداء
رضی اللہ تعالیٰ عنہما

نہ تائید کرنیو الائے نتیجہ ۳ مدعایا کا باہم ملا ہوا ہونا میسر نہیں
۳ سورج غروب ہونے سے پہلے افطار نہیں ہے ۵ افطاری کے فوراً بعد دعا پڑھا
جانا ہی مقصود ہے اور سمجھ آتا ہے۔

وہذا حدیث سہل قال
کان رسول اللہ صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم اذا کان
 صائمًا امر رجل ادنی علی
 شیئی فاذا قال غایت
 الشمس افطر و لفظ
 حدیث البدار امر
 رجل ای قوم علی نشز
 من الورض فاذا قال
 وجیت الشمس افطر و فی
 کشف الغمہ عن جمیع
 الامم للومام العارف سیدی
 عبد الوہاب الشعراوی
 قدس سرہ الربانی کانت
 عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا
 تقول انی رایت رسول اللہ
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 وہو صائم یترسدا غربی
 الشمس بتمرة فلما
 توارت القاھا فی فیہ -
 ہے تھے پس جب سورج غروب ہونے کا انتظار فرم
 آپ روزہ کے آخری حصہ میں
 سورج غروب ہونے کا انتظار فرم
 فرماتی ہیں کہ میں نے بنی اکرم
 الشعراوی میں مردی ہے کہ
 جمیع الائمه از امام عبد الوہاب
 فرماتی ہیں کہ میں نے بنی اکرم
 ام المؤمنین حضرت عالیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 فرماتی ہیں کہ میں نے بنی اکرم
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ
 غروب ہونے کی اطلاع دے دینا
 جب وہ مقرر شخص یہ کہتا کہ
 سورج غروب ہو گیا ہے تو آپ
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روزہ افطار
 فرماتیے حدیث پاک کے الفاظ حضرت
 ابو درداء سے یوں مردی میں کہ
 بنی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 ایک آدمی کو حکم فرماتے جو زمین
 کے کسی اونچے ٹیلے پر کھڑا ہو جاتا
 اور جب وہ یہ کہتا کہ سورج غروب
 ہو گیا ہے تو آپ روزہ افطار
 فرماتے بکتاب کشف الغمہ عن
 شخص کی ڈیوبھی لگاتے کہ مجھ سوچ
 غروب ہونے کی اطلاع دے دینا

یہ تینوں حدیثیں بھی اس تقدیم افطار کا پتہ دیتی ہیں کہ اخبار و افطار میں اصلًا فاصلہ نہ تھا، کمالاً لکھنے۔
لا جرم تصریح فرمائی کہ یہ دعا افطار کے بعد واقع ہوئی، مولانا علی قاری علیہ رحمۃ الباری نے مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں زیر حدیث مذکور ابی داؤد فرمایا ہے :

حضرت اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب	ان النبی صلی اللہ علیہ
روزہ افطار فرمائیے تو کہتے یعنی	وسلم کان اذ افطر، قال
دعایم۔ ابن الملک فرماتے ہیں	ای دعا و قال ابن الملک
یعنی افطار کے بعد یہ کلمات کہتے ہیں (متزجم)	ای قرأ بعد الا فطار ان
اس عبارت سے یہ ثابت ہو گیا کہ اللہ تم لک صمٹت ان دعا ہے، دعا کے معنی پکارنا	
اور اللہ ہم سے بہتر کو نساپ کارنا ہو گا بلکہ اسی مرقاۃ میں تصریح فرمائی کہ	
کل ذکر دعا و کل دعا	
ہر دعا ذکر ہے اور ہر ذکر دعا ہے۔	
صحیح بن حاری میں ایک باب	ذکر صحیح بن حاری شریف میں
وضع کیا گیا ہے۔ باب الدعا	باب وضع کیا باب الدعا
بعد الصلوٰۃ اور اسی باب	بعد الصلوٰۃ اور اسی میں
میں مندرجہ ذیل حدیث	حدیث لا تسمجون فی
ہے تم ہر نماز کے بعد	دبر کل صلوٰۃ عشرۃ محمد و عشراً فتكبرون عشرۃ
دس مرتبہ سبحان اللہ - دس	

لہ تقدیم افطار : پہلے افطار کرنے والے اخبار و افطار، صحابی کے خبریں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روزہ افطار کرنے والے لا جرم ضروری ہے، لہ تصریح وضاحت۔

مرتبہ الحمد للہ اور دس مرتبہ اللہ اکبر
کہو اسی طرح۔ باب الدعا، اذا
جھبٹ وادیا۔ جب کسی وادی
(نشیبی حصہ) میں جائے تو سوچت
دعا کرنے کا باب۔ اس

یونہی بابُ الدعا، اذا هبٹ
وادیا میں حدیث جابر رضی اللہ
تعالیٰ کی طرف اشارہ کیا کن
اذا صعدنا کبرنا و اذا

نزلنا سبحنا

باب میں حضرت جابر کی حدیث کی طرف اشارہ وہ فرماتے ہیں کہ جب
ہم بلند لوں پر چڑھتے تو ہم اللہ اکبر کہتے اور جب نشیبی مقامات کی
طرف آتتے تو سبحان اللہ کہتے۔

یونہی بابُ الدعا اذا اراد سفرًا (اسی طرح باب الدعا اذا اراد سفرًا و زحم میں حدیث یکبر علی کل شرف
اور جمع میں حدیث یکبر علی کل شرف کہ حضور پیر و خپل جگہ تجویز کرتے (متترجم)
بلکہ خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیثِ کثیرہ میں ذکر کر کو دعا فرمایا۔ صحیحین میں ہے :

حضرت ابو موسیٰ الاشعري سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی اکرم کے ساتھ ایک سفر کر رہے تھے چنانچہ جب ہم کسی بلند مقام پر چڑھتے تو اللہ اکبر کہتے یہ سُن کر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لوگو تم اپنی جانبوں پر نرمی کرو کیونکہ تم

عن ابی موسیٰ الاشعري رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فکنا اذا علّونا کبرنا فقل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایّهَا النّاس اربعوا على الْفَسَكْه فانكھ لا تدعون

اَصْمَوْلَاغَائِبًاً وَلَكُنْ تَدْعُونَ
کسی ایسی ہستی کو نہیں پکار سہے
جو بھری ہو اور نہ ہی ایسی ذات

جو غائب ہے بلکہ تم ایک ایسی ذات کو پکار رہے ہو جو سمیع و بصیر ہے۔

جامع ترمذی میں ہے:

عن عبد الله بن عمرو
بن العاص رضي الله تعالى
عنهمما قال، قال رسول الله
صلى الله تعالى عليه وسلم
خير الدعا دعاء عرفه
و خير ما قلت أنا والنبيون
من قبل لا إله إلا الله
و حده لا شريك له
لهم الملك و لهم الحمد
و هو على كل شيء قادر

قال الترمذی حدیث حسن غریب قال المناوی خیر
ما قلت ای مادعوت - ترمذی، نسائی ابن ماجہ ابن جیان حاکم
جاہر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے راوی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
و سلم افضل الذکر لا الہ الا اللہ و افضل الدعاء الحمد للہ حسنة الترمذی و
صححه الحاکم مع ہذا کتابیہ تصریح سے ابلغ ہے اللہ ہمک لک صفت کہنے
والا اخلاص عبادت لوجه اللہ عرض کرتا ہے اور اللہ کریم عز وجل ارشاد
فرماتا ہے : ان الله لا يضيع اجر المحسنين اور فرماتا ہے :-
لہ یقیناً اللہ تعالیٰ نیکو کاروں کا اجر صائع ٹھیں فرماتا۔ (مترجم)

الصُّومُ لِي وَأَنَا أَجْزَى بِهِ پھر علیٰ رِزْقٌ كہ کر شکر نعمت بجا لاتا
 ہے اور رب جل و علا فرماتا ہے، وَلَئِنْ شَكَرْتُمْ لَوْزِيدَنْكُمْ، اگر دشمن
 بادشاہ کے دردولت پر حاضر ہوں، ایک عرض کرے اے بادشاہ مجھے یہ فی
 وے دوسراعرض کرے اے بادشاہ امیں تیرافرمان سر انکھوں سے بجا لاتا
 ہوں اور تیر ہی دیا کھاتا ہوں انصاف کیجئے حسن طلب کس کا حصہ ہے ہے
 آذکر حاجتی ام قد کفانی حیاءُكَ ان شیتک الحیاء
 اذَا اشْنَى عَلَيْكَ الْمَرْءُ يَوْمًا كفاه من توضیح الثناء

کریماً لَا يَغِيرُهُ صَبَاحٌ عن الْخَلْقِ الْكَرِيمِ مَوْلَانِي
 با الجملہ قابل قبول و مؤید بالمعقول والمنقول وہی قول ثانی و ثالث
 ہے اور وقت الافطار و عند الافطار و بعد الافطار و ہنگام افطار و نزدیک
 افطر روپیں افطار سب کا حاصل ایک ہی ہے، نزدیک ترجمہ عند ہے اور
 عند خواہ طرف مکان ہو کما افادہ فی الائقان الشریف خواہ طرف زمان
 ہو دونوں کو کھانص علیہ فی القاموس اور امتیاز بحسب مدخول علیہ

لئے روزہ میرے لیے ہے اور میں اس کی جز ادوں گاٹھ اور اگر تم شکر کرو گے تو
 زیادہ دوں گاٹھ کیا میں تیری بارگاہ میں دعا کرتے ہوئے اپنی ضروریا عرض کروں
 یا میرے لیے تیر اسرا پاشرم و حیاء ہونا ہی کافی ہے۔ جب کسی روز کوئی شخص تیری
 مدحت و شنا کرنے کا ارادہ کرے تو اس کے لیے سیپی کافی ہے کہ وہ تیرے نام کے وضو
 سے شنا کرے تو ایسی سخنی اور کریم ذات ہے کہ جس کے حسن خلق اور عمدہ کا کردگی
 کونہ تو صبح بدلتی ہے اور نہ ہی شام)

۳۔ جیسا کہ امام سیوطی علیہ الرحمۃ نے الائقان الشریف میں فائدہ بیان کیا
 ہے۔ ۴۔ جیسا کہ قاموس میں اس پرنس کی گئی ہے۔

کما یہ نہیں کہ زمان و زمانی پر داخل ہو
کہ افادہ قرب زمان ہی کرے گا۔ کوئی عاقل نہ کہے گا کہ عند الصبح کا حمل
قرب مکان صبح ہے اصل یہ کہ وضع عند قرب مطلق کے لیے ہے جسی سو یعنوی
کما صرح بہ فی مسلمو التبوت و شرح الکافیۃ للدرضی
وغیرہما من المعتبرات۔

مکانیات سے قرب مکانی ہو گا۔ زمانیات سے قرب زمانی متعالی
عن المکان والزمان سے قربت مکانت کما فی قوله تعالیٰ عند
ملیک مقتدرہ

تو نظر باصل معنی کہ عند لغت میں معنی جانب و ناحیہ تھا کما فی القاموس
راس بادشاہ کے پاس جو بڑی قدرت والا ہے، اور اتحاد جہت مستلزم آرب
اور وہ ہنگام حقیقت قرب مکانی کہ جہت حقیقیہ مختص مکانیات ہے
اُسے طرف مکان کہیں صحیح اور نظر بحال کہ یہ قرب جستی و معنوی سب
کو شامل ہو کر، زمانیات کو بھی متناول ہو گیا طرف زمان و مکان و نوں
کہیں بھی صحیح۔

هذا ما ظهر له ول یہ ہے اس کا وہ معنی جو مجھے سمجھے
استعمالات آخر منسلخ آیا ہے اس کے اور بھی استعمالات

لہ یعنی ایسی ذات جو زمان و مکان سے پاک ہے اس کے ساتھ لفظ عند
کا استعمال قرب مرتبہ پر دلالت کرے گا۔ جس طرح فرمان باری
تعالیٰ ہے عندَ ملِیکِ مُقتَدِرِ اس بادشاہ کے
پاس جو بڑی قدرت والا ہے۔
لہ ناحیہ طرف یا کنارہ۔

فِيهَا عَنْ مَعْنَى الظُّرْفِيَّةِ ہیں جن میں یہ ظرفیت کے معنی سے
خالی ہوتا ہے، مثلاً حکم اور اعتقاد
کے معنی میں جیسے تم کہو کہ یہ حکم
امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ
کے لیا ہے۔ اس کے علاوہ
(لفظ عنده) فضل و احسان کے
معنی میں بھی آتا ہے جیسا کہ فرمانِ
اللہی ہے، پھر اگر پورے دس برس
کرو تو تمہاری طرف سے ہے۔

كَالْحِكْمَةِ وَالْاعْقَادِ كَقُولَكَ
هذا عند أبي حنيفة
والفضل والاحسان كقوله
تعالى فَإِنَّ أَمْمَتَ عَشَرًا
فَمِنْ عِنْدِكَ وَغَيْرِ
ذلِكَ كَمَا ذُكِرَهُ الْحَدِيرِيُّ
فِي دُرَرِ الْغَوَّاصِ ليس هذا
مقام تفصيلها.

اس کے علاوہ اس کے اور بھی معنی ہیں جیسے حریری نے دُرَرِ الْغَوَّاصِ میں بیان
کیا ہے مگر یہ حکیم کے بیان کے تفصیل کے لیے نہیں ہے۔ (مترجم)
معافی از قبیل ثانی ہیں اور افطار ممن جملہ معافی تو اُس سے مُراد وہی
قرُبٌ زمانی ہر ذمی عقل جانتا ہے کہ عند الافطار کے معنی حینُ الافطار
کے ہیں نہ فی مکان الافطار۔

أَمِي مَكَانٌ كَانَ فِيهِ الْمَفْطُرُ یعنی وہ جگہ جس میں افطار
کرنے والا افطار کے
وَقْتٌ مُوجُودٌ هُوَ - وَرَبَّهُ وقت موجود ہو۔ ورنہ
افطار تو ایسی چیز نہیں ہے جو
مکان میں داخل ہو۔ (مترجم)

کیا اگر آج کسی شخص نے ایک جگہ روزہ افطار کیا اور جچھے ہمینے بعد
اکر اس جگہ اکر دعا نہ کو رپڑھے یا چار پہڑمک وہیں بیٹھا رہا، صبح کو دعا

پڑھے تو یقیناً عَنْدَ الرِّفَاعَار کا حکم ادا ہو گیا کہ آخر مکان تو وہی ہے، لاجرم ماننا پڑے گا کہ یہاں عِنْدَ سے اتحاد زمان ہی مفاد اور اتحاد سے وہی تعقیب متصل مراد یہ سب واضحات جلیلیہ ہیں، جن کی اضاحات گویا کہ وقت کی اضاعت، ملکر کیا کیجئے کہ بعد وہم و اہم و ورد سوال حاجتِ ازاحت۔ ان تقاریر سے بحمد اللہ تعالیٰ تمام سوالوں کا جواب ہو گیا اور روشن طور پر مُتجلی ہوا کہ مقتضاۓ سنت یہی ہے کہ بعد غروب جو خرمے یا پافی وغیرہ پر قبل از نماز افطار معجل کرتے ہیں اس میں اور علم بغروب شمس میں اصلاً فصل نہ چاہیے یہ دعا میں اس کے بعد ہوں۔ ہاں کبھی افطار مقابل سُحور اس کھانے کو کہتے ہیں جو صائم شام کو کھاتا ہے۔

ابن خزیمہ فی صحیحہ و من طریقہ البیهقی و ابوالشیخ بن حبان فی الشواب عن سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یرفعہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی فضائل شہر رمضان قال من فطر فیہ صائماً کان مغفرة لذنبہ و عتق رقبتہ من النار و کان له مثل اجرہ من خیران ینقص من	ابن خذیمہ نے اپنی صحیح میں اور بیہقی نے اس طریق سے وابن حبان نے کتاب الشواب میں حضرت سلمان فارسی سے یہ مرفوع حدیث روایت کی ہے جو فضائل ماہ رمضان کے متعلق ہے چنورا کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اس ماہ مبارک میں کسی روزہ دار کو روزہ افطار کرایا تو اس کی یہ نیکی اس کے گناہوں کی مغفرت کا باعث ہو گی اور اس کی گردن کو آگ سے آزاد کر دیا جائے گا اسے بھی
--	---

اجرہ شیئ قالو
یار رسول اہلہ لیس کلنا
یجذ ما یفطر الصائم، الحدیث
رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
ہم میں سے ہر ایک شخص کے پاس ایسی چیزوں کا وجود ممکن نہیں ہے
جن کے ساتھ روزہ دار مسلمان کو روزہ افطار کر سکے۔

وفي روایة ابی الشیخ جناب ابوالشیخ کی روایت ہے
فقدت یار رسول اہلہ افرأیت
من لم یکن عندہ قال
فقبضۃ من طعام قلت
افرأیت ان لم یکن عندك
لقمۃ خبر قال فمذقة
من لبین قال افرأیت
من لم یکن عندہ فقال
فسرت من ماء وفي
حدیث ابی داؤد وغیرہ
بسند صحیح عن النبی
رضی اہلہ تعالیٰ عنہ ان
النبی صلی اہلہ علیہ وسلم
جاء ابی سعد بن عبادۃ
وفجاء بخبر وزیت فاکل

اُس میں یوں مروی ہے اُوی
کہتا ہے کہ میں نے پوچھا یا رسول
اللہ! اگر کسی شخص کے پاس
روزہ افطار کرانے کے لیے کچھ
نہ ہوتا وہ کیا کرے حضور اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
اناج کی ایک مٹھی دیدے
میں نے کہا کہ اگر اس کے پاس
کوئی اناج بھی نہ ہوتا وہ کیا
کرے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا وہی کا ایک لقمہ
یادو دھ کا ایک گھونٹ۔ عرض
کیا اگر بھی نہ ہوتا آپ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پانی پلا دے۔

شہر قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث ابو داؤد و عیزہ میں سئہ
 علیہ وسلم افطر عن دکم صیحع کے ساتھ حضرت انس
 الصائمون واکل طعامکم سے روایت ہے کہ حضور اکرم
 البار و صلت علیکم صلی اللہ علیہ وسلم سعد بن عباد
 الملائکہ۔ کے گھر تشریف لائے تو حضرت سعد بن عباد نے آپ
 کی خدمت میں روٹی اور زیتون پیش کیا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 نے یہ کھانا تناول فرمانے کے بعد ارشاد فرمایا تمہارے پاس روزہ داروں
 نے افطار کیا ہے اور تمہارا کھانا نیک لوگوں نے کھایا ہے اور تمہارے
 لیے فرشتوں نے دعا کی ہے۔ (متترجم)

و فی لفظ افطربنا مرّة اور اس حدیث پاک کو مختلف
 مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الفاظ کے ساتھ یوں بھی روایت
 کیا ہے ہم نے ایک مرتبہ بنی اکرم
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ
 مل کر روزہ افطار کیا تھا حضرت
 نے آپ کی خدمت میں تیل یا
 و افطر عن دکم الصائمون۔ سالن پیش کیا اور ہم نے بھی
 آپ کے ساتھ مل کر کھایا حتیٰ کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فارغ
 ہو گئے تو ارشاد فرمایا، نیک لوگوں نے تمہارا کھانا کھایا ہے اور
 فرشتوں نے تمہارے لیے دعائے مغفرت کی اور روزہ داروں نے
 تمہارے پاس روزہ افطار کیا۔ (متترجم)

اسی طرح شام سے پہلے ایک دُعاوارد ہوئی ہے اس سے میر بھی

یہ القاظ موجود ہے۔

الدارقطنی کی افراد میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ حدیث مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کسی شخص کے پاس کھانا لا لیا جائے اس حال میں کہ وہ روزہ دار ہو تو اسے مندرجہ ذیل القاظ کے ساتھ دعا کرنی چاہیے :

بِسْمِ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ إِلَهِ الْعَالَمِينَ
میں نے تیرے یہ روزہ رکھا اور
تیرے رزق سے افطار کیا تجھ پر
تو کل کیا تیری پاکی بیان کرتے
ہوئے تیری حمد کرتے ہوئے میری
طرف سے قبول فرمائیں تو سننے جانتے
والا ہے۔ (مترجم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب روزہ افطار فرمائیتے تو یہ فرماتے :

الدارقطنی فی الافراد
عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
قال، قال رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم اذا قرب
الى احد كم طعامه
وهو صائم فليقل :

بِسْمِ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ،
اللَّهُمَّ لَكَ صُمُتُ وَعَلَى
رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ وَعَلَيْكَ
تَوَكَّلْتُ، سُبْحَنَكَ وَبِحَمْدِكَ
تَقَبَّلْ مِسْتِي إِنَّكَ أَنْتَ
السَّمِيعُ الْعَلِيمُ۔

حدیث طبرانی :
عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
عنہ قال کان النبی صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم اذا فطر

قال شيخ : بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 صَمَدْتُ وَعَلَى رِزْقِكَ أَفَطَرْتُ روزہ رکھا اور تیرے رزق سے افطار کیا۔
 میں کہ ظاہر تسمیہ مُشَعَّر تقدیم ہے اگر افطار سے یہی طعام شام معنی مذکور مراد
 جب تو امر واضح ہے ورنہ بسبب شدتِ ضعف قابلِ احتجاج نہیں
 اس کی سند میں داؤ دین الزبر قان مت روک ہے ،

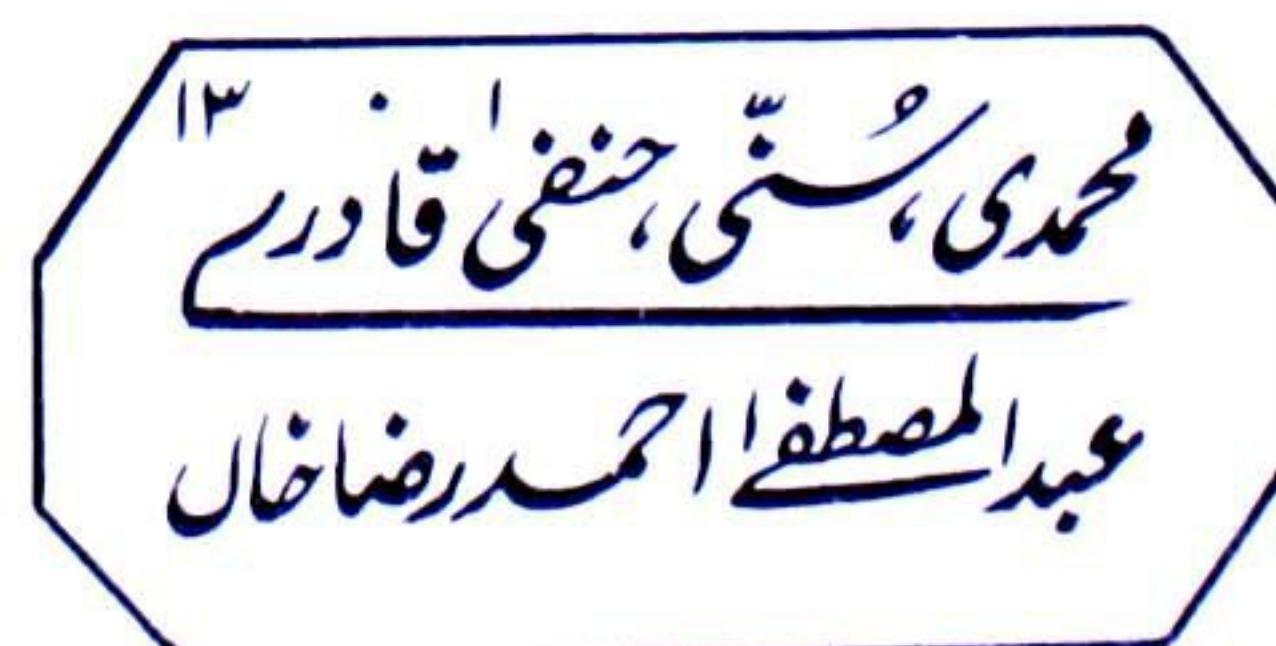
قال فی التقریر مت روک کتاب التقریر میں ہے کہ یہ
 وکذبہ الا زدی اہ راوی مت روک ہے اسے ازدی
 قلت وکذا الجوز جانی نے کاذب قرار دیا ہے۔ میں کہتا ہوں
 جو زبانی نے بھی یہی لکھا ہے
 جیسا کہ میزان میں ہے۔ (مت رجم)

یہ اس مسئلہ میں آخر کلام ہے امید کرتا ہوں کہ یہ تحقیق و تفصیل
 اس تحریر کے غیر میں نہ ملے۔

وَلَّهُ الْحَمْدُ وَبَهُ التَّوْفِيقُ ایاہ نَسْأَلُ هَدَايَةَ
 الطَّرِيقِ وَاللَّهُ سَبَّحَنَهُ وَتَعَالَى أَعْلَمُ

عبدَهُ الْمَذْنَبُ احمد رضا البریلوی عفی عنہ
 تتبہ

بِحَمْدِ الْمُصْطَفَى النَّبِيِّ الْوَحْيِ صَلَوَاتُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ



حیاتِ امام احمد رضا

ماہ و سال کے آئینے میں

- ۱۔ ولادت باسعاوٰت محلہ جبوی بربلی بھارت اشوٰل ۱۲۷۲ھ / ۳ جون ۱۸۵۶ء
- ۲۔ ختم قرآن کریم بعمر چار سال (عمر ۴ سال) ۱۲۷۶ھ / ۱۸۶۰ء
- ۳۔ پہلی تصریح بعمر ۶ سال (میلاد رسول مقبول) ربیع الاول ۱۲۸۸ھ / ۱۸۶۱ء
- ۴۔ پہلی عربی تصنیف شرح ہدایۃ النحو ۱۲۸۵ھ / ۱۸۶۸ء
- ۵۔ دستخاہِ تضییل (عمر ۸ سال) شعبان ۱۲۸۶ھ / ۱۸۶۹ء
- ۶۔ آغاز فتویٰ نویسی بعمر ۱۳ سال (۳ ماہ ۵ دن) شعبان ۱۲۸۶ھ / ۱۸۶۹ء
- ۷۔ آغاز درس و تدریس ۱۲۸۶ھ / ۱۸۶۹ء
- ۸۔ ازدواجی زندگی (عمر ۱۸ سال) ۱۲۹۱ھ / ۱۸۷۳ء
- ۹۔ فرزند کم مولانا محدث حامد رضا خاں کی ولادت ربیع الاول ۱۲۹۲ھ / ۱۸۷۵ء
- ۱۰۔ فتویٰ نویسی کی مطلق اجازت ۱۲۹۳ھ / ۱۸۷۶ء
- ۱۱۔ جیت و خلافت بعمر ۲۳ سال ۱۲۹۳ھ / ۱۸۷۷ء
- ۱۲۔ پہلی اردو تصنیف ۱۲۹۳ھ / ۱۸۷۷ء
- ۱۳۔ پہلی حج اور زیارت حرمین شریفین ۱۲۹۵ھ / ۱۸۷۸ء
- ۱۴۔ شیخ احمد بن زین بن دحلان مکّی سے اجازتِ حدیث ۱۲۹۵ھ / ۱۸۷۸ء
- ۱۵۔ مفتی مکہ شیخ عبد الرحمن سراج مکّی سے اجازتِ حدیث ۱۲۹۵ھ / ۱۸۷۸ء

- ۱۶۔ شیخ عابد البندی کے تلمیز درشید امام کعبہ شیخ حسین بن صالح جبل اللیل مکّی سے اجازتِ حدیث۔
- ۱۷۔ امام رضا کی پیشانی میں شیخ موصوف کا مشاہدہ انوار الہیہ۔
- ۱۸۔ مسیح حنیف (مکہ معظمہ) میں بشارتِ مغفرت
- ۱۹۔ زمانہ حال کے یہود و نصاریٰ کی عورتوں سے نکاح کے عدم جواز کا فتویٰ۔
- ۲۰۔ تحریکِ ترک گاؤں کشی کا سد باب
- ۲۱۔ پہلی فارسی تصنیف
- ۲۲۔ اردو شاعری کائنگھار قصیدہ معراجیہ کی تصنیف۔
- ۲۳۔ فرزندِ اصغر مفتی اعظم محمد مصطفیٰ رضا ۶۱۸۹۲/ھ ۱۳۱۰ ذو الحجه۔
- ۲۴۔ ندوۃ العلماء کے جلسہ تاسیس (کانپور) میں شرکت۔
- ۲۵۔ تحریک ندوہ سے علیحدگی
- ۲۶۔ مقابر پر عورتوں کے جانے کی محاذعت میں فاضلانہ تحقیق۔
- ۲۷۔ قصیدہ عربیہ امال الابرار و الالام لاثمارہ ۱۹۰۰/ھ ۱۳۱۸ ربیع اول
- ۲۸۔ ندوۃ العلماء کے خلاف ہفت روزہ اجلاس پڑنہ میں شرکت۔
- ۲۹۔ علمائے ہند کی طرف سے خطاب ۱۹۰۰/ھ ۱۳۱۸

مُجَدِّدِ دِيَارُتَهُ حَاضِرَه

- ۳۰۔ تأسیس دارالعلوم منظر اسلام بریلی
۱۴۰۳ھ / ۱۳۲۲ء
- ۳۱۔ دوسری حج اور زیارت حرمین شریفین
۱۴۰۵ھ / ۱۳۲۳ء
- ۳۲۔ امام کعبہ شیخ عبداللہ میرداد او ران کے
استاد حامد احمد محمد جبادی مکنی کا مشترک استفتاء
او راحمد رضا کا فاضلانہ جواب۔
- ۳۳۔ علماء مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے نام
سنداتِ اجازت نامہ و خلافت۔
- ۳۴۔ کراچی آمد اور مولانا محمد عبدالکریم درس
سنڌی سے ملاقات۔
- ۳۵۔ احمد رضا کے عربی فتوے کو حافظ کتب
الحرم سید اسماعیل خلیل مکنی کا
زبردست خراج عقیدت۔
- ۳۶۔ شیخ بدایت اللہ بن محمد بن محمد سعید
السنڌی ہماجردنی کا اعتراف مجددیت۔
- ۳۷۔ قرآن کریم کا اردو ترجمہ کنز الایمان
فی ترجمۃ القرآن۔
- ۳۸۔ شیخ موسیٰ علی الشامی الاذہری کی طرف
سے خطاب "امام الائمه المجدد الہند الاممہ"
- ۳۹۔ حافظ کتب الحرم سید اسماعیل خلیل مکنی
کی طرف سے خطاب "خاتم الفقهاء والمخذلین"
- ۴۰۔ علم المرجعات میں ڈاکٹر سرڑیاء الدین کے
مطبوعہ سوال کا فاضلانہ جواب۔

- ۳۱۔ ملتِ اسلامیہ کے لیے اصلاحی اور انقلابی پروگرام کا اعلان۔
- ۳۲۔ بہاولپور ہائیکورٹ کے جسٹس محمد دین کا ۲۳ رمضان المبارک ۱۴۳۱ھ/۱۹۱۳ء استفتاء اور احمد رضا کا فاضلانہ جواب۔
- ۳۳۔ مسجد کانپور کے قضیئے پر برلنیومی حکومت سے معایہ کرنے والوں کے خلاف ناقدرانہ رسالہ۔
- ۳۴۔ ڈاکٹر سر ضیاء الدین روائیں چانسلر مسلم نویوری علیگڑھ کی آمد اور استفادہ علمی۔
- ۳۵۔ انگریزی عدالت میں جانے سے انکار اور حاضری سے استثناء۔
- ۳۶۔ صدر الصد و رصوبہ جات دکن کے نام ارشاد نامہ۔
- ۳۷۔ تاسیس جماعت رضاۓ مصطفیٰ بریلی
- ۳۸۔ سیدہ تعظیمی کی حرمت پر فاضلانہ تحقیق
- ۳۹۔ امریکی ہیات دان پروفیسر البرٹ ایف پورٹا کوشکست فاش۔
- ۴۰۔ آئنک نیوٹن اور آئن ٹائسن کے نظریات کے خلاف فاضلانہ تحقیق۔
- ۴۱۔ رُدِّ حکمت زمین پر ۵۰ ادلة اور فاضلانہ تحقیق۔
- ۴۲۔ فلاسفہ قدیمہ کا رُدِّ بلیغ
- ۴۳۔ دو قومی نظریہ پر حرف آخر
- ۴۴۔ تحركیک خلافت کا افشاۓ راز
- ۱۴۱۳ھ/۱۹۱۳ء
- ۱۴۱۳ھ/۱۹۱۳ء
- ماہین ۱۴۱۳ھ/۱۹۱۳ء اور ۱۴۱۶ھ/۱۹۱۶ء
- ۱۴۱۳ھ/۱۹۱۶ء
- ۱۴۱۳ھ/۱۹۱۶ء
- ۱۴۱۳ھ/۱۹۱۶ء
- تقریباً ۱۴۱۳ھ/۱۹۱۷ء
- ۱۴۱۳ھ/۱۹۱۸ء
- ۱۴۱۳ھ/۱۹۱۹ء
- ۱۴۱۳ھ/۱۹۲۰ء
- ۱۴۱۳ھ/۱۹۲۰ء
- ۱۴۱۳ھ/۱۹۲۰ء
- ۱۴۱۳ھ/۱۹۲۱ء
- ۱۴۱۳ھ/۱۹۲۱ء

- ۵۵۔ تحریکِ ترکِ موالات کا افشاء راز
۱۴۲۱ھ / ۱۳۳۹ء
- ۵۶۔ انگریزوں کی معاونت اور حمایت کے
الزام کے خلاف تاریخی بیان۔
۱۴۲۱ھ / ۱۳۳۹ء
- ۵۷۔ وصال صفر المظفر ۱۴۲۸ھ / ۱۳۳۰ء
۱۴۲۱ھ / ۱۳۳۰ء
- ۵۸۔ مدیر پسیہ اخبار کا تعزیتی نوٹ یکم ربیع الاول ۱۴۲۱ھ / ۳ نومبر ۱۳۳۰ء
- ۵۹۔ سندھ کے ادیب شہیر سرشار عقیلی ستوی
۱۴۲۲ھ / ۱۳۳۱ء
- ۶۰۔ بمبئی ہائیکورٹ کے جسٹس ڈی۔ ایف ٹلا
کا خراج عقیدت۔
۱۴۲۰ھ / ۱۳۳۹ء
- ۶۱۔ شاعر مشرق علامہ ڈاکٹر محمد اقبال
کا خراج عقیدت۔
۱۴۲۲ھ / ۱۳۵۱ء
- نوٹ :** وصال کے وقت عمر مطابق سن علیسوی ۵۶ سال اور مطابق
سن ہجری ۶۸ سال تھی۔
- پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد
پرنپل ٹھٹھہ کالج سندھ
(از معارفِ رضا، شمارہ ہفتہ ۸، ۱۹۸۶ء صفحہ نمبر ۹ تا ۱۲)

Marfat.com

مکتب بنام مولی اشرف علی تعالی



امام احمد رضا قادری

دَالِّي لِرَضَا لِهُوَ



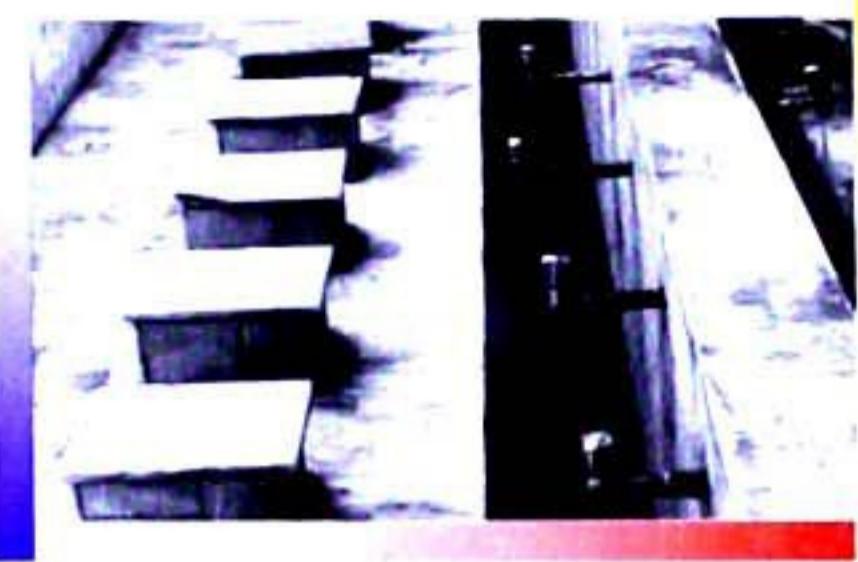
زین ساکن ہے

امام احمد رضا قادری

دَالِّي لِرَضَا لِهُوَ



سالِی لِرَضَا



لِهُوَ مَنْتَادِی

دَالِّي لِرَضَا لِهُوَ



لِصَلَوةٍ وَجَهَادٍ

لِهُوَ مَنْتَادِی

دَالِّي لِرَضَا لِهُوَ



مکتب بنام مولی اشرف علی تعالی



امام احمد رضا قادری

دَالِّي لِرَضَا لِهُوَ



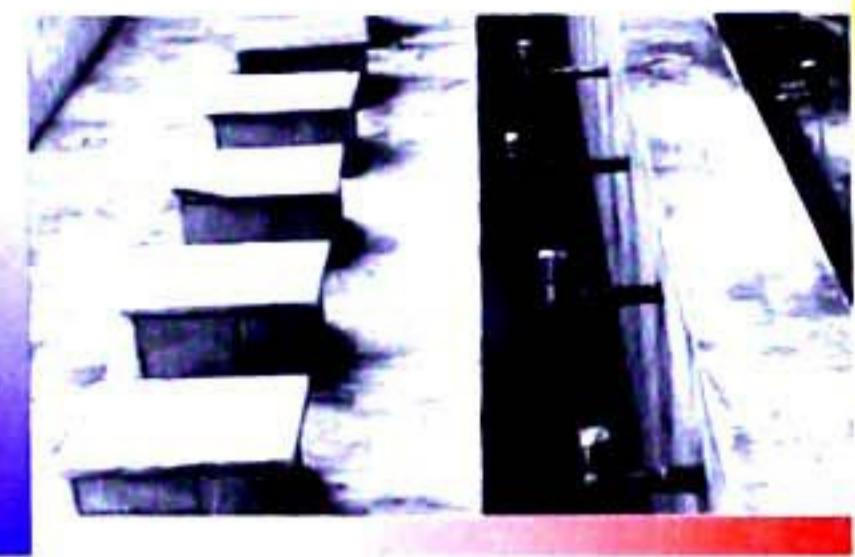
زین ساکن ہے

امام احمد رضا قادری

دَالِّي لِرَضَا لِهُوَ



سالِی لِرَضَا



لِهُوَ زین ناتاری

دَالِّي لِرَضَا لِهُوَ



لِهُوَ زین ناتاری

لِهُوَ زین ناتاری

دَالِّي لِرَضَا لِهُوَ

